URDU Gif Format

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں دیتے ہوئے انھیں رسوائی سے بچانا)

مسئلہ ۱۹۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نکاح مذکور ممنوع وناجائز وگناہ ہے۔ غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" میں ان کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ و بدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

اگر کوئی شخص عدت میں نکاح پڑھا دیا کرتا اور اسے حرام و زنا جانتا تو اتنا ہوتا کہ وہ سخت مرتکب کبائر اور زانی و زانیہ کا دلال ہوتا مگر وہ جو اسے جائز بتاتا اور قرآن عظیم میں تحریف کرکے یتربصن کو فقط منع جماع پر حمل کرتا ہے وہ ضرور منکر قرآن مجید ہے اور اس پر یقیناً کفر لازم، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اپنے اس قول ناپاک کو جھٹلائے اور نئے سرے سے اسلام لائے، اس کے بعد اپنی عورت سے نکاح کرے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۲۳۶: از سلون شریف ضلع رائے بریلی احاطہ شاہ صاحب مرسلہ مولوی محمد عمر صاحب مدرسہ اسلامیہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ

جناب مولانا صاحب مجدد مائۃ حاضرہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، زن فاحشہ رنڈی وغیرہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو بعد توبہ یا بغیر توبہ بھی؟ اگر بعد توبہ جائز ہے تو توبہ کی قید کیوں ہے؟ کتابیہ سے تو بلاتوبہ جائز ہو اور اس سے بلاتوبہ جائز نہ ہو، عقل سلیم خلاف حکم کرتی ہے، اور اگر ناجائز ہے تو کیوں؟ والسلام! بینوا توجروا۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، زن فاحشہ سے نکاح جائز ہے اگرچہ تائب نہ ہوئی ہو، ہاں اگر اپنے افعال خبیثہ پر قائم رہے، اور یہ تا بقدر قدرت انسداد نہ کرے تو دیوث ہے اور سخت کبیرہ کا مرتکب، مگر یہ حکم اس کی اس بے غیرتی پر ہے، نفس نکاح پر اس سے اثر نہیں، حق سبحانہ وتعالٰی نے محرمات گنا کر فرمایا:

واحل لکم ماوراء ذلکم[1] (اور تمہارے لیے محرمات کے ماسوا حلال کی گئی ہیں۔ ت) رہی آیہ کریمہ:

والزانیۃ لاینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین[2]

زانیہ سے صرف زانی مرد یا مشرک نکاح کرے اور یہ مومنین کے لیے حرام ہے۔ (ت)

اس میں چار تاویلیں ماثور ہیں، ان میں سے اول کی دو فقیر کے نزدیک اصح و احسن ہیں۔

تاویل اوّل: نکاح سے عقد ہی مراد ہے، پہلے زانیہ سے نکاح حرام تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ یہ قول سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ہے اور بغوی نے اسے ایک جماعت کی طرف منسوب کیا۔

امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی تصحیح کی، کتاب الام میں فرماتے ہیں:

اختلف اھل التفسیر فی ھذہ الاٰیۃ اختلافا

اہل تفسیر نے اس آیہ کریمہ میں واضح اختلاف کیا ہے

۱؎ القرآن الکریم ۴/ ۲۴

۲؎ " " ۲۴/ ۳

متبائنا فقیل ھی عامۃ ولکن نسخت بقولہ تعالٰی وانکحوا الایامٰی الخ وقد رویناہ عن سعید بن المسیب وھو کما قال وعلیہ دلائل من الکتاب والسنۃ فلا عبرۃ بما خالفہ اھ بمحصولہ، نقلہ فی عنایۃ القاضی۔[1]

بعض نے کہا کہ یہ عام ہے لیکن اللہ تعالٰی کے قول وانکحوا الایامٰی الخ کے نازل ہونے پر منسوخ ہوگئی ہے، اور اس قول کو ہم نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے اور وہ ان کے قول کے مطابق درست ہے اور اس پر قرآن وحدیث سے دلائل ہیں، تو اس کے مخالف قول کا اعتبار نہ ہوگا، اس کا خلاصہ ختم ہُوا، جس کو عنایۃ القاضی میں نقل کیا ہے۔ (ت)

تفسیراتِ احمدیہ میں ہے:

ھذا ھو الذی اختارہ الفقیہ ابو اللیث وقال ان الاٰیۃ منسوخۃ او معناھا الزانی لاینکح الازانیۃ او مثلھا اھ۔[2]

اسی کو فقیہ ابو اللیث نے مختار قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یا اس کا معنٰی یہ ہے کہ زانی زانیہ یا اس جیسی عورتوں سے نکاح کرے اھ (ت)

اقول الذی رأیت من لفظ الفقیہ فی بستانہ قال سعید بن جبیر والضحاک معناھا الزانی لایزنی الابزانیۃ مثلہ وھکذا روی عن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وقد قیل ان الاٰیۃ منسوخۃ لان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال ان امرأتی لاترد ید لامس، فقال طلقھا، فقال انی احبھا، قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فامسکھا اھ[3] فقولہ معناھا الزانی لاینکح صوابہ لایزنی وجزمہ بان الفقیہ جزم بالنسخ غیر ظاھر

اقول (میں کہتا ہوں۔ت) میں نے جو کچھ فقیہ مذکور کی کتاب "بستان" میں دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ سعید بن جبیر اور ضحاک نے فرمایا کہ اس آیت کا معنٰی یہ ہے کہ زانی صرف اپنے جیسی زانیہ سے زنا کرتا ہے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔ اور بعض نے کہا کہ آیۂ کریمہ منسوخ ہے کیونکہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام سے ذکر کیا کہ میری بیوی کسی چھونے والے کے ہاتھ کو رَد نہیں کرتی، تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے فرمایا: اس کو طلاق دے۔ تو اس شخص نے کہا کہ مجھے اس سے محبت ہے، تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نے فرمایا، تو پھر طلاق نہ دے اھ۔ تو اس کا قول کہ

---

[1] عنایۃ القاضی حاشیہ تفسیر البیضاوی زیرآیہ ماقبل دار صادر بیروت ۶/۳۵۷
[2] تفسیرات احمدیہ مطبعہ کریمیہ بمبئی ص ۵۴۵
[3] بستان العارفین علی ہامش تنبیہ الغافلین الباب الحادی والسبعون تزویج الزانیۃ دار الزہراء للطباعۃ والنشر ص ۱۰۳

من کلام الفقیہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ ابواللیث نے کہا اس کا معنٰی "لاینکح" درست نہیں مگر میرے حوالے کے مطابق صحیح یہ ہے کہ انھوں نے معنٰی "لاینبغی" بتایا ہے، اور انھوں نے بطور اعتماد کہا کہ ابواللیث نے فسخ کو مختار قرار دیا، یہ بات ابواللیث کے کلام سے ظاہر نہیں ہوتی۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

رغائب الفرقان میں ہے:

قیل انہ صار منسوخا امابالاجماع وھو قول سعید بن المسیب، وزیف بان الاجماع لاینسخ ولاینسخ بہ، واما بعموم قولہ تعالٰی "وانکحوا الایامٰی فانکحوا ماطاب لکم" وھو قول الجبائی وضعف بان ذٰلک العام مشروط بعدم الموانع السببیۃ والنسبیۃ، ولیکن ھذا المانع ایضا من جملتہا[1] اھ اقول ما نسب الی الجبائی فہو[عـه]

بعض نے کہا کہ منسوخ ہے یا اجماع کے ساتھ یہ قول سعید بن مسیب کا ہے یہ موقف کمزور ہے کیونکہ اجماع نہ منسوخ ہوتا اور نہ ناسخ ہوتا ہے۔ یا منسوخ ہے اللہ تعالٰی کے ارشاد "وانکحوا الایامٰی فانکحوا ماطاب لکم" کے ساتھ، اور یہ جبائی کا قول ہے۔ اور یہ بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس آیت میں بیان کردہ اباحت، سببی یا نسبی مانع کے نہ ہونے کے ساتھ مشروط ہے اور زنا بھی ان موانع میں سے ایک مانع ہے اھ اقول جو جبائی کی طرف منسوب ہے تو وہ (اس سے آگے عبارت دستیاب نہیں ہوسکی)۔ (ت)

مسئلہ ۲۳۷: از فرید آباد ڈاک خانہ غوث پور ریاست بہاولپور مرسلہ مولوی نور احمد صاحب فریدی دوازدہم محرم الحرام ۱۳۳۷ھ

شرعًا قبل متارکہ وتفریق بین المحارم غیر مدخولہ سے کسی دوسرے کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور قاضی شرعًا کون ہے؟ بوقتِ ضرورت فسخ وتفریق اس ملک ریاست بہاولپور اسلامیہ میں جو تحت قبضہ نصارٰی ہے کون حقِ فسخ وتفریق بالا رکھتا ہے؟ علما کا ہے یا گرد آور قاضیان سرکار کا یا محض حکام کا؟ اور حکام بعض صاحبِ اسلام ہیں بعض اہلِ ہنود، ان میں کوئی امتیاز ہے یا سب اس کا حق رکھتے ہیں اس

[عـه] افسوس کہ یہ فتوٰی اسی قدر منقول ملا، آگے دستیاب نہ ہوسکا، جتنا ملا اُتنا چھاپ دیا۔ باقی اگر کبھی آئندہ کہیں مل سکا تو وہ بھی اِن شاء اللہ تعالٰی علیحدہ یا بطور تبرک چھاپ دیا جائے گا یا کسی حصۂ آئندہ میں۔ (مرتب)

---

[1] رغائب الفرقان (تفسیر نیشاپوری) زیر آیہ ماقبل مصطفی البابی مصر ۱۲/ ۵۸